مولانا محمد صادق سیالکوٹی

اسلامی نظام کے خدوخال

تمام مکاتبِ فکر کو دعوتِ عمل

اُدھر لاکھوں ستاروں سے ہے بزمِ کہکشاں روشن
اِدھر اک شمع روشن ہے مگر دونوں جہاں روشن

حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی وغیرہ مکاتبِ فکر ہیں۔ بریلوی اور دیوبندی بھائی بھی حنفی ہیں۔ ان سب کی خدمت میں بڑے ادب و خلوص سے گزارش ہے کہ نجات ان ناموں یعنی نسبتوں پر نہیں ہے۔ اور نہ یہ نسبتیں ضروری ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رسالہ "نوراً سدیدہ" میں فرماتے ہیں:

"اعلم انہ لم یکلف اللہ تعالیٰ احداً من عبادہ بان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل اوجب علیھم الایمان بما بعث بہ سیدنا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم"!

کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کسی کو یہ حکم نہیں دیا کہ وہ حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی بنے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بندوں پر فرض کیا ہے کہ وہ صرف سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں اور جو کچھ آپ لائے ہیں (کتاب و سنت) اس پر ایمان لائیں"۔

حضرت ملا علی قاریؒ شرح عین العلم میں فرماتے ہیں:

"ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ ما کلف احدا ان یکون حنفیا او شافعیا او مالکیا او حنبلیا"

کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ہرگز یہ تکلیف نہیں دی کہ وہ حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی بنیں"

مولانا جامیؒ فرماتے ہیں ؎

بندۂ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

قبر میں نکیرین سوال کریں گے "مَا دِیْنُكَ؟" (تیرا دین کیا ہے؟) تو جواب میں کوئی نہیں کہے گا کہ میں شافعی

ہوں، میں حنفی ہوں، میں مالکی ہوں، میں حنبلی ہوں۔ صحیح جواب جس پر نجات موقوف ہے، بقول حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے "دینی الاسلام" (میرا دین اسلام ہے) یہی بات قرآن مجید میں ہے "ان الدین عند اللہ الاسلام" (یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہے) ـــ اب دیکھنا یہ ہے کہ دینِ اسلام سے کیا مراد ہے؟ اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ" (مؤطا امام مالک) کہ "چھوڑ چلا ہوں، میں دو چیزیں (جو دینِ اسلام ہے) ہرگز گمراہ نہ ہو گے جب تک ان دونوں کو مضبوط پکڑے رکھو گے۔ (ایک) اللہ کی کتاب، (دوسری) اس کے رسول کی سنت!"

ثابت ہوا کہ اسلام مکمل ہوا کتاب و سنت پر۔ پس کتاب یعنی قرآن دینِ اسلام کا دستور اور قانون ہے اور سنت اس کی شرح ہے۔ سچ پوچھئے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی قرآنِ ناطق ہے، عاملِ قرآن اور فعالِ قرآن ہے، ہاں معیارِ دینِ اسلام ہے۔

الحمدللہ، سب مکاتبِ فکر قرآن کی مانند سنت اور حدیث کو بھی وحی مانتے ہیں۔ اور اس پر جان چھڑکتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ جتنی محبوب، پیاری، قابلِ عزت و ادب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ہے، اتنی ہی پیاری، قابلِ عزت و ادب اور محبوب سنت ہے۔ جو پایہ اور مقام آپؐ کا ہے، وہی پایہ اور مرتبہ سنتِ پاک کا ہے۔ جس طرح استخفافِ ذاتِ خیر الرسلؐ کفر ہے، اسی طرح حدیث کا استخفاف کفر ہے۔

پس سب مکاتبِ فکر اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے بیعت کریں دستِ سنت پر (جو ایک طرح سے حضورؐ کے ہاتھ پہ ہی بیعت ہوگی، کہ سنت اور حدیث سربراہ مرسلاں کے قائم مقام ہے) اے اللہ، گواہ رہ کہ ہم تیرے پیارے رسولؐ کی سنت کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اقرار کرتے ہیں کہ ہم سنت کو اپنائیں گے، سنت پر عمل کریں گے اور سنت کو ہی قانون کی شکل دے کر ملک میں نافذ کریں گے۔ اور سچے دل سے عہد کرتے ہیں کہ سنت کے مغائر ہر عقیدے، عمل، رسم اور فقہی مواد کو مٹا دیں گے۔

اہلِ حدیث تو مرورِ زماں کے ساتھ ساتھ ہی سنت کے چشمۂ صافی سے شادکام ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ اور آج بھی ببانگِ دہل اعلان کرتے ہیں کہ ان کا ہاتھ دستِ سنت پر ہے، وہ جئیں گے بھی سنت کے لئے اور مریں گے بھی سنت کے لئے۔ حدیث ہی، بالشمولِ قرآن (یعنی کتاب و سنت) ان کا ایمان، ان کی جان، ان کا دین، ان کا مذہب، ان کا دستور اور قانون ہے اور وہ ہر قیمت پر اسے ملک میں نافذ کر کے رہیں گے ان شاء اللہ، کہ یہی آبِ حیات ہے!

تو بھائیو، آؤ سب مل کر سنت کا زلال نوش جان کر کے حیاتِ جاوداں پالیں اور اسی کے ساقی بن کر تمام

اسلامیانِ پاک کو سرشار کر دیں۔

الحمدللہ، ان دنوں ملک میں اسلامی نظام کے اجراء کے چرچے ہو رہے ہیں۔ حکومت بھی اسلامی نظام کے نفاذ کی تیاریاں کر رہی ہے۔ اگر آپ (سب مکاتبِ فکر) نے "حتّٰی اکون احب الیہ" کی تضا میں دستِ سنت پر بیعت کر لی ہے، تو ذیل کے امر کتاب و سنت کو سینے سے لگائیں اور ریزولیوشن کی شکل میں حکومت کو بھیج دیں کہ ملک میں نافذ کر دے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

"الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللّٰہ عاقبۃ الامور" (پ ۱۷، ع ۱۳)

کہ "یہ لوگ (یعنی شروع شروع کے مسلمان، ہیں تو غریب اور مظلوم، لیکن) اگر (حاکم وقت بناکر) ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ (اچھے ہی اچھے کام کریں گے۔ یعنی) نمازیں قائم کرینگے زکوٰۃ دیں گے اور (رعایا کو) اچھے کاموں کا حکم دیں گے۔ اور برے کاموں سے (تعزیراً) روکینگے اور تمام امور کا انجام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے!"

مطلب یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اقتدار کی دولت دے، ان کو زمین میں حاکم بنائے تو انکا فرض ہے کہ ملک میں اقامتِ صلوٰۃ کا نظام قائم کریں۔ چونکہ بروئے حدیث "من ترک الصلوٰۃ متعمدًا فقد کفر" (جان بوجھ کر ایک نماز قائم کرنے والا کافر ہو جاتا ہے) اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ تارکِ نماز کے لئے سزا مقرر کرے۔ جیسا کہ امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ ہے کہ تارکِ نماز کو ماریں پیٹیں (یعنی کوڑوں کی سزا دیں) اور قید میں رکھیں۔ اگر توبہ کر کے نماز شروع کر دے تو بہتر ورنہ حبس میں ہی رکھیں کہ مر جائے۔ ائمہ ثلاثہ بھی تارکِ نماز کی سزاؤں کے قائل ہیں۔ پس اسلامی حکومتِ پاکستان کو چاہیئے کہ وہ ہر پاکستانی مسلمان کو پابندیٔ نماز کا حکم دے اور اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو کوڑوں اور جرمانے کی سزا دے۔ چونکہ بروئے حدیث بے نماز کافر ہے اور جہنمی، لہٰذا حکومت کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کی خیرخواہی کرتے ہوئے انہیں کفر سے جبراً باز رکھے اور آگ سے بچائے۔

اسلامی نظریہ کی کونسل کو چاہیئے کہ وہ حکومت کے پاس نماز کے بارے میں نرم الفاظ کے ساتھ سفارش نہ کرے بلکہ حکومت کو قرآن اور حدیث کا حکم بتائے تاکہ حکومت اس حکم پر لوگوں سے عمل کرائے۔ دیکھئے، ارشادِ خداوندی ہے:

"اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین!" (قرآن)

کہ "نماز قائم کرو اور (نماز چھوڑ کر) مشرکوں سے نہ ہو جاؤ!" ــــ تو ترکِ نماز شرک اور کفر سے الحاق ہے

پھر حکومت زکوٰۃ کا نظام قائم کرے اور زکوٰۃ اکٹھی کر کے قرآن کی متعین کردہ مدات پر خرچ کرے۔
لیکن پہلے سب ٹیکس منسوخ کرے، شرعی حدیں جاری کرے، عدالتوں میں قرآن اور حدیث کے مطابق فیصلے ہوں۔
حکومت یہ کام کر کے پہلے عملاً اسلامی حکومت بنے پھر وہ زکوٰۃ اکٹھی کر سکتی ہے۔
حکومت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا محکمہ قائم کرے، یہ محکمہ نیکیوں کو پھیلائے اور بدیوں کو مٹائے۔
سعودی عرب میں اس نام کا محکمہ قائم ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے اس محکمہ کے لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے دیکھا ہے۔ منکر میں کبیرہ اور صغیرہ سب گناہ آتے ہیں۔ اگر یہ گناہ علانیہ ہو رہے ہوں اور حکومت ان کو نہ مٹائے تو وہ حکومت عند اللہ گنہگار ہوگی اور قیامت کے روز ترکِ فرض پر پوچھی جائے گی۔

ماہ رمضان میں علانیہ کھانے پینے والے کو کوڑوں کی سزا، جرمانہ اور قید ہونی چاہیئے۔ فقہاء نے ایسے شخص کو اتباہ کے بعد قتل کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔ پس بے روزہ شخص کے لئے تعزیری قانون لازمی ہے۔
چوری، زنا، لواطت، شراب نوشی، راہزنی، ڈاکہ، اغوا، جوا وغیرہ کی معروف سزائیں جو قرآن مجید حدیث شریف اور فقہ میں ہیں، فی الفور ملک میں نافذ کی جائیں، تبرّج جاہلیہ پر بھی قدغن لگائی جائے۔
عوام میں جو شرک کے کام، بدعات اور ہندوانہ رسمیں جاری ہیں، حکومت ان کو خلافِ قانون قرار دیکر سختی سے روک دے کہ قرآن میں آیا ہے:
"اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے تمام (نیک) اعمال مٹا دیئے جائیں گے" (پ ۲۴، ع ۴)
اور بدعت کے متعلق حدیث میں آیا ہے "اللہ تعالیٰ بدعتی کی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، عمرہ قبول نہیں کرتا۔ اور بدعتی اسلام سے اس طرح باہر نکل جاتا ہے جیسے گندھے ہوئے آٹے سے بال" (ابن ماجہ)

قبر پرستی پر کوڑوں کی سزا:

شرک کے کاموں میں سب سے بڑا شرک کا کام قبر پرستی کا فتنہ ہے۔ جو ملک گیر وبا کی صورت اختیار کر چکا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں قبر پرستی سے بچنے کے لئے بار بار تاکید فرمائی تھی۔ ارشاد ہوا:
"لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد"
کہ "یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا" (بخاری شریف)
قبریں اس طرح مساجد (سجدہ گاہیں) بنتی ہیں کہ وہاں عبادت کے کام کئے جائیں، رکوع، سجدہ، قیام کیا جائے، اہلِ قبر سے حاجتیں مانگی جائیں، وہاں نذر و نیاز چڑھاوا چڑھایا جائے اور رو رو کر ان کے آگے گڑگڑایا جائے اور مرادیں مانگی جائیں، قبر کو چوما چاٹا جائے، اسے دھو دھو کر پیا جائے، یہ مطلب ہے قبروں کو مساجد

بنانے کا، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کاموں کے کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔

سنت یہ ہے کہ قبروں پر جاکر اہل قبور کے لئے اللہ سے بخشش مانگی جائے۔ مشکوٰۃ میں آپؐ نے فرمایا ہے:

”مردے دعا میں زندوں کے محتاج ہیں، اللہ تعالیٰ زندوں کی دعا سے مُردوں کو پہاڑوں کے برابر ثواب پہنچاتا ہے“!

پھر قبر کو دیکھ کر موت کو یاد کرے اور اپنی اصلاح کرے کہ اس نے بھی یہاں آکر مٹی میں سمانا ہے۔

پس قبروں پر مذکورہ کام کرنے والوں کو کوڑوں کی سزا بالضرور ہونی چاہیئے تاکہ لوگ شرک سے بچ جائیں۔

قبروں پر نذر، نیاز، چڑھاوے قانوناً بند کرنے چاہئیں کہ یہ اہلِ قبر کی عبادت ہو جاتی ہے۔ حنفی فقہ کی تمام کتابوں میں ان نذروں نیازوں کو حرام لکھا ہے:

”النذر عبادۃ والعبادۃ لغیر اللّٰہ حرام“! (کتب فقہ)

کہ ”نذر، نیاز، چڑھاوا عبادت ہے اور عبادت غیر اللہ کی حرام ہے“!

قبروں کے عرس خلافِ قانون قرار دیئے جائیں:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لاتشد الرحال الا الیٰ ثلاثۃ مساجد، المسجد الحرام والمسجد الاقصٰی ومسجدی ھٰذا“! (مشکوٰۃ)

”نہ سفر کیا جائے (کارِ ثواب سمجھ کر) سوائے تین مسجدوں (حرموں) کے، مسجد حرام، مسجدِ اقصٰی اور میری یہ مسجد (نبوی)“!

لوگ دور دراز مقامات سے کارِ ثواب سمجھ کر، بزرگوں اور نبیوں کی قبروں پر آتے تھے، کوہ طور کا سفر کرتے تھے، ان جگہوں پر میلے لگاتے تھے، عرس کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے تمام سفروں کو ناجائز اور حرام قرار دیا۔ اپنی قبرِ اقدس کے متعلق فرمایا:

”لاتتخذوا قبری عیدا“! (مشکوٰۃ)

کہ ”میری قبر پر میلے نہ لگانا، عرس نہ کرنا، عید نہ منانا“!

جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر آج تک تاریخ مقررہ پر نہ کوئی میلہ لگا، نہ عرس ہوا، نہ عید میلاد ہوئی، نہ قبرِ اطہر پر آج تک نذر، نیاز اور چڑھاوا چڑھا، بکرا، چھترا، دنبہ، مرغ، حلوا، کھیر، دیگ، پلاؤ، دودھ، مکھن، گھی حتیٰ کہ ایک دمڑی کوڑی تک نذر نیاز نہیں گزرانی گئی، کیونکہ آپؐ نے منع فرمایا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ سے دعا بھی مانگی تھی کہ:

"اللّٰھم لا تجعل قبری وثنا یعبد"

"اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے!" (مشکوٰۃ)

یعنی میری قبر پر کوئی عبادت کا کام نہ ہو۔ یہاں کوئی نہ سجدہ کرے نہ قیام کرے، نہ طواف، نہ نذر نیاز لائے، نہ مجھ سے کوئی مراد مانگے، نہ حاجت روائی کیلئے مجھے پکارے —— آپ کی دعا قبول ہوئی اور قبر پاک مسجد، عبادت گاہ نہیں بنی اور نہ قیامت تک بنے گی۔ ان شاء اللہ!

ہمارے ہاں بزرگوں کی قبروں پر خلافِ فرمانِ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میلے عرس ہوتے ہیں، نذریں نیازیں چڑھتی ہیں، قبروں پر سجدے ہوتے ہیں، اہلِ قبر سے مرادیں مانگی جاتی ہیں، قبروں کو دھو کر پیا جاتا ہے۔ کیا یہ قبریں معاذ اللہ حضورؐ کی قبر مقدس سے زیادہ درجے والی ہیں؟ کہ یہاں یہ سب کام کئے جاتے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ ان عرسوں کو قانونًا بند کر دے اور قبروں پر نذریں نیازیں لانا جرم قرار دے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو کوڑوں کی سزا دے۔

یاد رہے کہ حدیث کے علاوہ فقہ حنفی میں بھی یہ کام منع اور حرام ہیں۔ بریلوی حنفیوں پر لازم ہے کہ اگر وہ مقلد حنفی ہیں تو قبروں کے عرسوں، میلوں، نذروں، نیازوں کو ناجائز قرار دے کر حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ ان شرک اور بدعت کے کاموں کو قانونًا بند کرے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا فتویٰ:

حضرت شاہ ولی اللہ "تفہیمات" میں فرماتے ہیں:

"من ذھب الی اجمیر فقد عبد الصنم"

"جو شخص اجمیر (عرس پر) گیا یا غازی سالار کی قبر پر پس تحقیق اس نے بت پوجا!"

"اور یہ کام (عرس پر جانا اور نذر نیاز گزارنا) "اشد من القتل والزنا" قتل کرنے اور زنا سے سخت تر ہے!" (تفہیمات)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو اہل حدیث، دیوبندی اور بریلوی سب اپنا بزرگ مانتے ہیں اور وہ تفقہ فی الدین میں پایۂ اجتہاد کو پہنچے ہوئے تھے۔ دیوبندیوں اور بریلویوں کو حضرت ممدوح کے مذکور فتویٰ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اور متفقہ طور پر ایک ریزولیوشن بنا کر حکومت کے پاس بھیجنا چاہیئے کہ وہ قبروں کے عرسوں کو سنگین جرم قرار دے۔ اس ریزولیوشن پر سب سے پہلے اہل حدیث دستخط کریں گے، کیونکہ:

"ھم الذین بایعوا محمدًا" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے!"

پختہ قبریں بنانا جرم قرار دیا جائے :

حضرت جابرؓ سے روایت ہے :

" نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ " (مشکوٰۃ)

کہ "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے اور ان پر عمارت (قبہ، گنبد، مینار وغیرہ) تعمیر کرنے سے منع فرمایا"

پس قبروں کو پختہ بنانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح نافرمانی ہے، ان کی بے ادبی ہے کہ آپؐ کے فرمان اور حکم کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ جو گدی نشین اور پیر مرتا ہے، اس کی قبر پختہ بنا کر اس پر گنبد اور مینار تعمیر کرتے ہیں پھر اس پر رنگ روغن کر کے اسے سجایا جاتا ہے اور پھر وہ قبر صدیوں تک شرک کا اڈہ بن جاتی ہے۔ اور کئی نسلیں اس " دکان " کی آمدن کھاتی ہیں۔

کیا ان پیروں، بزرگوں، گدی نشینوں کو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دیدہ دانستہ نافرمانی اور بغاوت کرتے ہوئے خوفِ خدا نہیں آتا۔ حالانکہ حنفی مذہب میں بھی قبر کو پختہ بنانا حرام ہے۔ دیکھئے "فتاویٰ قاضی خاں برحاشیہ عالمگیری :

"روی عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ انہ قال لا یجصص القبر و لا یطین ولا یرفع علیہ بناء وسقط !"

"امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا، قبر پختہ نہ بنائی جائے، نہ مٹی سے لیپی جائے، نہ قبر پر کوئی عمارت کھڑی کی جائے نہ خیمہ لگایا جائے !"

معلوم ہوا کہ قبروں کو پختہ بنانے والے رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھی نافرمان اور بے ادب ہیں اور نہ ہی وہ حنفی ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔

چونکہ پختہ قبروں سے ایک تو قبرستان میں جگہ نہیں رہتی کہ اور قبریں بنائی جائیں۔ دوسرے پختہ قبریں بنانے میں مال خرچ ہوتا ہے جو ناجائز اور حرام ہے۔ پھر وہ قبریں شرک کا اڈہ بنتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور رسول رحمتؐ کی صریح نافرمانی ہے۔ چنانچہ حکومتِ قطر نے پختہ قبر بنانے والے کے لئے قید کی سزا مقرر کی ہوئی ہے۔ دیوبندی اور بریلوی حضرات کو چاہیئے کہ وہ ایک ریزولیوشن حکومت کو بھیجیں جس میں پختہ قبریں بنانا جرم قرار دیا جائے۔

پختہ قبریں گرا دینے کا حکم :

ارشادِ خداوندی ہے :

" فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم

حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما! (پ ۵ ع ۶)

"قسم ہے مجھ کو تیرے رب کی (اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہ جب تک یہ لوگ اپنے جھگڑا سے آپ سے فیصلہ نہ کرائیں اور جو کچھ آپ فیصلہ کریں اس سے کسی طرح دلگیر نہ ہوں بلکہ دل و جان سے خوش ہو کر قبول کریں، اس وقت تک یہ مسلمان نہ ہوں گے"!

مطلب یہ ہے کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم (حدیث) کو بغیر دل میں تنگی محسوس کئے بصد جان خوشی خوشی نہ مانیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے آگے سر تسلیم خم نہ کریں گے، اسوقت تک ہرگز ایمان دار نہ ہوں گے، مسلمان نہ ہوں گے۔ اب جگر تھام کر حضورؐ کا ایک حکم ایک فیصلہ ملاحظہ فرمائیں، اگر آپ اسے مان لیں گے خوشی خوشی تسلیم کرلیں گے تو آپ مومن مسلمان ہیں۔ اور اگر معاذ اللہ اسے ٹھکرا دیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ تم نہ ایمان دار نہ مسلمان ہو گے۔

پختہ قبریں گرا دینے کا حکم رسول:

"عن ابی ھیاج الاسدی قال قال لی علیّ الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لاتدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ" (مشکوٰۃ)

"حضرت ابو ہیاج اسدی (حبان بن حصین) کو حضرت علیؓ نے (اپنے دور خلافت) میں حکم دیا۔ میں تم کو اس کام پر مقرر کرکے بھیجتا ہوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر کرکے بھیجا تھا کہ جہاں کوئی جاندار تصویر دیکھو، اسے مٹا دو اور جہاں کہیں اونچی (پختہ) قبر دیکھو، اسے برابر کر دو"!

مطلب یہ ہے کہ حضورؐ نے حضرت علیؓ کو حکم دے کر پختہ قبریں برابر کرائی تھیں۔ اور حضرت علیؓ نے یہی کام ابو ہیاج اسدی سے کرایا۔ یعنی پختہ قبروں کو گرانے کا حکم دیا اور انہوں نے پختہ قبریں گرائیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فیصلہ کی رو سے تمام مکاتب فکر مل کر پختہ قبروں کو گرا دینے کا ریزولیوشن پاس کرکے حکومت کو بھیج دیں اور حکومت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے قبروں کے گنبد، مینار اور قبے گرا دے اور سب قبروں کو برابر کرکے وہاں پولیس کا پہرہ بٹھا دے کہ زائرآئیں تو کوئی غیر شرعی حرکت نہ کریں بلکہ صرف ان کے لئے دعائے مغفرت کرکے واپس چلے جائیں جس طرح روضۂ رسولِ پاک پر ہوتا ہے۔ حضورؐ کے حکم "پختہ قبروں کو برابر کردو" پر عمل کرنے کے بجائے اگر آپ مجھ پر ناراض ہوں تو براہ کرم مجھ پر ناراض نہ ہوں بلکہ (معاذ اللہ) رسولِ خدا پر، حضرت علیؓ پر اور حضرت ابی ہیاج اسدی پر ناراض ہو کر قصر ایمان کے انہدام کا نظارہ دیکھیں۔ اسلام "دودھ" پینے والوں مجنوں سے نفرت کرتا ہے اور "نفس" کا خون پینے والے مجنوں کو

سینے سے لگاتا ہے ۔

بدعات کا ارتکاب جرم قرار دیا جائے :

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ ، نماز ، زکوٰۃ ، حج اور عمرہ قبول نہیں کرتا اور بدعتی اسلام سے اس طرح خارج ہو جاتا ہے جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال باہر نکل جاتا ہے ۔ (ابن ماجہ)

چونکہ بدعات کے ارتکاب سے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اس لئے بدعات کو بھی خلافِ قانون قرار دیکر مرتکب کیلئے کوڑوں کی سزا مقرر ہونی چاہیئے ۔ اور بدعت کہتے ہیں دین کے اندر نیا مسئلہ ، نئی بات ، نئے کار ثواب کا جاری کرنا ۔ جو آپؐ کے زمانہ ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے زمانوں میں نہ پائے جاتے ہوں ۔ رسم قل ، ساتا ، دسواں ، چالیسواں ، برسی ، گیارھویں (اور اب بڑی گیارھویں بھی ایجاد ہو گئی ہے) امام جعفر کے کونڈے ، قبروں کے عرس ، بھنڈارے ، بہشتی دروازہ ، نذر نیاز چڑھاوے ، اذان سے قبل صلوٰۃ ، نذر لغیر اللہ ۔ ۔ ۔ وغیرہ وغیرہ ، ان تمام امور کو بند کیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والے کو جرمانہ کیا جائے کہ یہ سب بدعت اور شرک کی باتیں ہیں ۔ نہ حدیث میں ہیں ، نہ فقہ حنفی میں ہیں ، نہ مکہ میں نہ مدینہ میں ، نہ کسی عرب ملک میں ان کو کوئی جانتا ہے ۔ بقولِ اقبالؒ ؎

نذرانہ نہیں سود ہے پیرانِ حرم کا ،
اس خرقۂ سالوس کے اندر ہیں مہاجن

حدیث چھوڑ کر قولِ امتی لینے والے کی سزا :

ایک اور نہایت اہم بات بھی قانون میں لانی چاہیئے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو ضرور سزا ملنی چاہیے ۔ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث چھوڑ کر اس کے خلاف امتی کے قول کو لینا اور اس پر عمل کرنا ۔ یہ بڑا سنگین جرم ہے ۔ ایسا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں منافق کہا ہے :

"رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا" !

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم ، فیصلہ اور حدیث سے ہٹنے رکنے والے منافق ہیں !

حضرت عمرؓ نے ایک مسلمان کو جو حضورؐ کا فیصلہ چھوڑ کر ان سے فیصلہ لینے آیا تھا ، قتل کر دیا تھا اور فرمایا تھا :

"هٰذا قضاء لمن لم يرض بقضاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم" (معالم التنزیل)

کہ "یہی فیصلہ وسزائے موت ہے اس شخص کے لئے جو حضورؐ کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوتا" !

بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقامِ رسالت کا یہی تقاضا ہے کہ آپؐ کی حدیث کے خلاف

عمداً قول امتی لینے والے کو سزا دی جائے۔ امید ہے کہ عاشقانِ رسول اس سے اتفاق کریں گے کہ ؎

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثربؐ کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ۔ سیالکوٹ۔
- قریشی بک ڈپو شکر گڑھ۔ ضلع سیالکوٹ۔
- محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن، بازار ناندلیانوالہ ضلع فیصل آباد
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار مین بازار ٹیکسلا، تحصیل و ضلع راولپنڈی۔
- مولانا محمد عبداللہ صاحب، خطیب جامع اہلحدیث، صدر، راولپنڈی۔
- حکیم محمد یوسف صاحب زبیدی جامع مسجد اہلحدیث۔ شاہ فیصل شہید روڈ لعل چند باغ میرپور خاص سندھ
- منشا بک سٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ٹاؤن۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان۔
- حافظ عبدالحق صاحب معرفت مولوی علی احمد صاحب کریانہ سٹور، تحصیل بازار، بہاولنگر
- مرکز ادب حسین آگاہی، ملتان شہر۔
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹، سرگودھا۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد امین پور بازار، فیصل آباد
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث، قبولہ ضلع ساہیوال۔
- محمود برادرز کریانہ مرچنٹس، چمن بازار، ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔
- مولانا محمد حنیف صاحب دار الحدیث چینیانوالی کوچہ چابک سواراں۔ لاہور۔
- محمد الیاس صاحب کمبوہ، کمبوہ ہوٹل، شہداد کوٹ۔ ضلع لاڑکانہ (سندھ)
- حامد برادرز، چوک انارکلی۔ لاہور۔
- کاشانۂ ادب، چوک نیلا گنبد۔ لاہور۔